خطبہ جمعہ

بعنوان

حصولِ علم کے زرّیں اصول

(حصہ اوّل)

سلسلة منبر الحكمة

149

بتاریخ: 21 جون 2019

بمطابق: ١٧ شوال ١٤٤٠ھ

به اہتمام

الحكمة انٹرنیشنل

5D1 ٹاؤن شپ، مادرِ ملت روڈ، نزد پائپ سٹاپ، لاہور

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّى عَلٰى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ، أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ:

ہر کام کرنے کی کچھ شرائط وضوابط ہوتے ہیں کہ جن کے وجود سے اس کام کا وجود لازم آتا ہے اوران کے عدم سے وہ کام بھی معدوم ہو جاتا ہے بعینہٖ عمل تعلیم میں آداب کی حیثیت ہے کہ اگر کوئی طالب علم تعلیم کے آداب سے متصف ہو کر علم حاصل کرنے کی کوشش کرے گا تو وہ ضرور اس میں کامیاب ہوگا لیکن اگر کوئی طالب علم ان آداب سے تو عاری ہو لیکن خواہش رکھے کہ وہ نورِ علم سے منور ہو جائے تو یہ ممکن نہیں!

امام ذہبی رحمہ اللہ ذکر کرتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی مجلس میں تقریباً پچاس ہزار لوگ شریک ہوا کرتے تھے جن میں سے صرف پانچ سو ان سے احادیث اور احکام و مسائل سیکھا کرتے اور باقی تمام ان سے آداب کی تعلیم حاصل کیا کرتے۔

سير أعلام النبلاء: 11/ 316

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پہلے چھوٹے علم (یعنی آداب واخلاقیات کا علم) کی تعلیم دے یعنی وہ ان کو اقوال، افعال اور تصرفات کے آداب وضوابط سکھلائے تاکہ ہدایت ونور کے حصول سے پہلے وہ اس کے آداب سے واقف ہوں۔ اب ہم ان امور کا ذکر کرتے ہیں کہ جن سے متصف ہونا حصول علم کے لیے ضروری ہے۔

① نیت فاسد نہ ہو:

علم کے طالب کی نیت فاسد نہیں ہونی چاہیے ورنہ بنیاد ہی غلط ہو جائے گی۔ ہر عمل کی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اساس اور بنیاد نیت ہی ہے، جب بھی کسی کام کے دوران نیت میں خلل واقع ہو جائے تو وہ کام پایۂ تکمیل کو نہیں پہنچ پاتا اور اگر مکمل ہو بھی جائے تو فسادِ نیت کی وجہ سے اس میں نقص اور رخنہ پیدا ہو جاتا ہے جیسا کہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

((إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِءٍ مَا نَوٰى))

''تمام اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے اور ہر آدمی کو وہی حاصل ہوتا ہے جس کی اس نے نیت کی ہو۔''

صحيح البخاري: 1 ـ صحيح مسلم: 1907

جب فروعی اختلافات پر فتنہ وفساد پھیلانے کی یا دیگر لوگوں سے آگے بڑھنے اور خود کو دوسروں سے ممتاز رکھنے کی نیت ہو تو اسے اس کی نیت کے مطابق اس کے مذموم مقاصد حاصل ہو جاتے ہیں لیکن اگر کوئی نیت صحیح رکھے اور مستحسن امور کو پیش نظر رکھے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی راہنمائی کرتا ہے اور ایسے لوگوں کو نیکوکاروں میں شمار فرماتا ہے۔ جیسا کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ الَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَ اِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ﴾ [العنكبوت: ٦٨]

''اور جو لوگ ہمارے بارے میں تگ و دو کرتے ہیں، ہم لازماً ان کی اپنے راستے کی راہنمائی کرتے ہیں، اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ نیکوکاروں کے ساتھ ہے۔''

اس لیے طالب علم کے لیے ضروری ہے کہ وہ صرف اس نیت سے علم حاصل کرے کہ اس کے ذریعے فقط اللہ عزوجل کی رضا حاصل کرنا مقصود ہے۔

نیت میں خرابی کا پیدا ہونا شیطان کا حملہ ہوتا ہے لیکن یہ کوئی عجیب امر نہیں ہے، عجیب تو یہ ہے کہ انسان ایسی نیت پیدا ہونے کے بعد اس پر دوام واستمرار رکھے جبکہ اسے چاہیے کہ وہ جس قدر کر سکتا ہو نیت میں پیدا ہو جانے والے مفاسد کو ختم کرنے کی کوشش کرے اور

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

شیطانی اوہام وساوس کے خلاف جنگ کرے چہ جائیکہ وہ ان کے وجود کی وجہ سے مایوسی و نا اُمیدی اور مقصد کے عدمِ حصول کا شکار رہے۔

امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم نے جب غیر اللہ (ذاتی مفادات اور دنیوی جاہ و حشمت) کے حصول کے لیے علم حاصل کرنا شروع کیا تو علم ہمارے دل و دماغ میں صرف اس وجہ سے نہ آسکا کہ یہ تو ہوتا ہی فقط اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لیے ہے۔

تذكرة السامع والمتكلم لابن جماعة، ص: 47

بعض علماء نے اس قول کی تشریح یہ کی ہے کہ طالب علم جب خلوصِ نیت سے میدانِ تعلیم میں نکلتا ہے تو پھر اگر شیطان اس کو اس مقدس پیشہ سے انحراف کے لیے بہکانے پھسلانے کی کوشش بھی کرے تو اللہ تعالیٰ اپنی خاص اعانت ونصرت اس کے شاملِ حال کر دیتا ہے اور اس کی صحیح راستے کی طرف راہنمائی فرماتے ہوئے اسے اس کے مقصد کے حصول میں کامیاب فرماتا ہے لیکن اگر اس کے باوجود بھی طالب علم پر اس کی باطل و فاسد خواہشات کا غلبہ رہتا ہے تو پھر اس کا ذمہ دار وہ خود ہی ہے اور وہ اپنی ناکامی پر خود ہی کو ملامت کرے۔

② شہرت و امتیاز کی خواہش نہ ہو

یہ بھی نیت کے تحت ہی آتا ہے لیکن اس کی اہمیت کے پیشِ نظر اسے الگ طور پر بیان کیا جا رہا ہے۔ لوگوں میں شہرت حاصل کرنے یا دیگر کی خواہش رکھنا احباب و رفقاء سے آگے بڑھنا، ان پر فوقیت حاصل کرنا اور ہر معاملہ میں خود کو دوسروں سے ممتاز رکھنا ایسی بیماری ہے کہ جس سے کوئی بھی طالب علم بمشکل بچتا ہے الا کہ جس کو اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے۔

لہٰذا جب کسی طالب علم کے ذہن میں یہ خواہش جنم لینے لگتی ہے کہ اس کا نام مشہور ہو جائے، لوگوں کی زبانوں پر اس کا تذکرہ ہونے لگے اور ہر جگہ اس کا استقبال اور پذیرائی ہو تو دراصل ایسا طالب علم اپنی دنیوی اور اخروی زندگی کے لیے ناکامی و بربادی کا سامان تیار کر

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

رہا ہوتا ہے جیسا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

((إِنَّ أَوَّلَ النَّاسِ يُقْضٰى فِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةٌ: رَجُلٌ اسْتُشْهِدَ فَأُتِيَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا، فَقَالَ: مَا عَمِلْتَ فِيهَا؟ قَالَ: قَاتَلْتُ فِي سَبِيلِكَ حَتّٰى اسْتُشْهِدْتُ، قَالَ: كَذَبْتَ إِنَّمَا أَرَدْتَ أَنْ يُقَالَ: فُلَانٌ جَرِيءٌ، فَقَدْ قِيلَ، فَأَمَرَ بِهٖ فَيُسْحَبُ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى أُلْقِيَ فِي النَّارِ، وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَقَرَأَ الْقُرْآنَ، فَأُتِيَ بِهٖ اللّٰهُ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا، فَقَالَ: مَا عَمِلْتَ فِيهَا؟ قَالَ: تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَقَرَأْتُ الْقُرْآنَ وَعَلَّمْتُهٗ فِيكَ، قَالَ: كَذَبْتَ إِنَّمَا أَرَدْتَ أَنْ يُقَالَ: فُلَانٌ عَالِمٌ، وَفُلَانٌ قَارِئٌ، وَقَدْ قِيلَ فَأَمَرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى أُلْقِيَ فِي النَّارِ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ أَنْوَاعَ الْمَالِ فَأُتِيَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا، فَقَالَ: مَا عَمِلْتَ فِيهَا؟ فَقَالَ: مَا تَرَكْتُ مِنْ شَيْءٍ تُحِبُّ أَنْ أُنْفِقَ فِيهِ إِلَّا أَنْفَقْتُ فِيهِ لَكَ، قَالَ: كَذَبْتَ إِنَّمَا أَرَدْتَ أَنْ يُقَالَ: فُلَانٌ جَوَادٌ، فَقَدْ قِيلَ، فَأَمَرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى أُلْقِيَ فِي النَّارِ)).

''روزِ قیامت سب سے پہلے تین لوگوں کا فیصلہ کیا جائے گا: ایک شہادت پانے والا آدمی، جب اللہ تعالیٰ اسے لائے گا اور اسے اپنی نعمتوں کی پہچان کرائے گا تو وہ پہچان جائے گا، پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تُو نے ان میں کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا: میں تیری راہ میں تب تک قتال کرتا رہا جب تک کہ مجھے شہید نہیں کر دیا گیا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تُو نے جھوٹ بولا ہے، تو صرف یہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

چاہتا تھا کہ تجھے بہادر کہا جائے، سو وہ کہہ دیا گیا، پھر اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں حکم فرمائے گا تُو اسے منہ کے بَل گھسیٹ کر لے جایا جائے گا اور جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ (دوسرا) آدمی وہ ہے جو علم سکھاتا ہے اور قرآن پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے لائے گا اور اسے اپنی نعمتیں یاد کرائے گا تو اسے یاد آجائیں گی، پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تُو نے ان میں کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا: میں نے علم سیکھا اور قرآن پڑھا اور اسے تیری رضا کے حصول کے لیے (دوسروں کو) سکھلایا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تُو نے جھوٹ کہا ہے، کیونکہ تیرا ارادہ صرف یہ تھا کہ یوں کہا جائے کہ فلاں عالم ہے فلاں قاری ہے، سو اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں حکم فرمائے گا تو اسے منہ کے بَل گھسیٹ کر لے جایا جائے گا اور جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ اور (تیسرا) آدمی وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے مختلف طرح کے مال سے نوازا تھا، اللہ تعالیٰ اسے لائے گا اور اسے اپنی نعمتوں کا اقرار کرائے گا تو وہ تسلیم کرے گا، پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تُو نے ان میں کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا: میں نے کوئی چیز ایسی نہیں چھوڑی کہ جسے تیری راہ میں خرچ کرنا تجھے پسند ہو اور میں نے اسے تیری رضا کی خاطر خرچ نہ کیا ہو، تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تُو جھوٹا ہے کیونکہ تُو صرف یہی چاہتا تھا کہ یہ کہا جائے فلاں بہت سخی ہے، تو وہ کہہ دیا گیا، چنانچہ اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں حکم فرمائے گا تو اسے منہ کے بَل گھسیٹ کر لے جایا جائے گا اور جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔''

صحیح مسلم: 1905

ایک اور حدیث میں آپ ﷺ کا یہ فرمان ہے:

((اِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَيكُمْ: الشِّرْكُ وَالشَّهْوَةُ الْخَفِيَّةُ))

''جن گناہوں میں تمھارے مبتلا ہو جانے کا مجھے سب سے زیادہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

خدشہ ہے وہ (ایک تو) شرک ہے اور (دوسرا) مخفی خواہش ہے۔''

امام ابن الأثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مخفی خواہ سے مراد اپنے اعمال پر دیگر لوگوں کے مطلع ہونے کی خواہش رکھنا۔

النهاية في غريب الحديث: 2/ 516

آداب وسلوک کی بعض کتب میں بھی یہ ذکر ہے کہ جب کوئی شخص اس بات کو پسند کرے کہ وہ جب بھی کسی مجلس میں آئے تو لوگ اس کی تعظیم کریں، اس کے استقبال کے لیے کھڑے ہوں اور اسے خوب پروٹوکول دیں تو یہ ریا کاری کے ضمن میں ہی آتا ہے جو کہ خطرناک گناہ ہے۔

اسلاف رحمہم اللہ علیہم لوگوں میں شہرت حاصل کرنے سے ہمیشہ بچتے اور دور رہا کرتے تھے مثلاً:

❀ ......امام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں چاہتا ہوں کہ میں مکہ کی گھاٹیوں میں رہوں، نہ لوگ مجھ کو ملیں اور نہ میں شہرت پاؤں۔

سير أعلام النبلاء: 11/ 210

❀ ......شعبہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ لوگ میرا تذکرہ کرت ہیں حالانکہ میں اس بات کو قطعاً پسند نہیں کرتا کہ میرا ذکر کیا جائے۔

سير أعلام النبلاء: 6/ 22

❀ ......حماد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ امام ایوب السختیانی رحمہ اللہ جب راہ میں چلتے تو لوگوں سے کترا کر گزرتے تاکہ لوگ یہ نہ کہیں کہ یہ ایوب جا رہے ہیں۔

سير أعلام النبلاء: 10/ 476

❀ ......بشر بن حارث رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ میں سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے اسی بات سے ڈرتا ہوں کہ میں شہرت کی محبت میں گرفتار ہو جاؤں۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

سیر أعلام النبلاء: 11/ 216

③ علمی مجالس سے دور نہ رہیں:

اسلاف رحمۃ اللہ علیہم فرمایا کرتے تھے کہ:

اَلْعِلْمُ یُؤْتٰی وَلَا یَأْتِی

یعنی علم کے پاس حاضر ہوا جاتا ہے، یہ خود چل کر کسی کے پاس نہیں جاتا۔

لیکن ہماری حالت اس سے برعکس ہے کہ علم تو چل کر ہمارے پاس ضرور آجاتا ہے مگر ہم اس کے حصول کے لیے اس کے پاس حاضر ہونے کی زحمت گوارا نہیں کرتے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر فضل ہے کہ آج کے اس جدید دور میں ہر شہر میں مدارس و جامعات اور علمی مراکز قائم ہیں جس بناء پر ہمارے لیے علم حاصل کرنا کوئی دشوار امر نہیں رہا لیکن اگر یہ سہولیات آج بھی میسر نہ ہوتیں تو ہماری سہولت پسند طبع کبھی یہ گوارہ نہ کرتی کہ حصول علم کے لیے دور دور کے سفر کرنے کی مشقت اٹھائی جائے۔ جس کا نتیجہ جہالت و ندامت کی صورت میں ہوتا۔ ان علمی مراکز ہی کا یہ خاصہ ہے کہ یہ جہالت میں غرق شخص کو ضلالت کی عمیق گہرائیوں سے نکال کر انوارِ علمی کی طرف لاتے ہیں اور اسے علوم وفنون سے منور کرتے ہیں۔ علمی مجالس میں حاضر ہونے والوں پر اللہ کی طرف سے سکینت نازل ہوتی ہے، اس کی رحمت انھیں ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے ان پر سایہ فگن ہوجاتے ہیں گویا کہ ان علمی مجالس و مراکز میں آنے والے شخص کو دو کامیابیاں حاصل ہوتی ہیں ایک حصول تعلیم اور دوسری اُخروی نجات۔

④ علم کا عملی نمونہ پیش کریں:

علم پر عمل نہ کرنا علم کی برکات کے زائل ہونے کا ایک سبب ہے اور روزِ قیامت یہ عمل اس شخص کے خلاف حجت ہوگا، اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ایسے شخص کی ان الفاظ میں مذمت فرمائی ہے:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

﴿كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لاَ تَفْعَلُوْنَ﴾ [الصف: ۳]

''اللہ کے ہاں یہ بہت بڑا گناہ ہے کہ تم لوگوں کو جو بات کہو خود اس پر عمل نہ کرو۔''

اسلاف رحمہم اللہ جس شوق و رغبت اور محنت سے علم حاصل کرتے، اس پر عمل کرنے کے لیے بھی اسی قدر حریص رہتے جیسا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم میں سے کوئی شخص جب دس آیات سیکھ لیتا تو اس وقت تک ان سے آگے نہ بڑھتا جب تک کہ ان کے معانی ومفاہیم کو نہ سمجھ لیتا اور ان میں بیان کیے گئے احکامات پر عمل نہ کر لیتا۔

(تفسیر ابن کثیر: 1/ 2

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ علم انسان کی عملی کیفیت دیکھتا ہے، اگر تو وہ اس پر عمل کرے تو علم انسان کے دل میں سکونت اختیار کرتا ہے اور اگر وہ اس پر عمل نہیں کرتا تو علم اس سے رخصت ہو جاتا ہے۔

الجامع لابن عبدالبر: 1/ 11

معلوم ہوا کہ علم اور عمل دونوں لازم وملزوم ہیں، اگر دونوں کا وجود ہو تو حصولِ برکات اور رفعت ونجات کا باعث بنتا ہے لیکن اگر علم موجود اور عمل معدوم ہو تو یہی علم انسان کے خلاف حجت بن جاتا ہے۔

بشر الحافی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بغیر عمل کے دوسو احادیث کا علم حاصل کرنے سے عمل کے ساتھ پانچ احادیث کو ہی سیکھ لینا بہتر ہے

أدب الإملاء والإستملاء، ص: 110

علم پر عمل کرنا علم کی مزید پختگی اور رسوخ کا بھی سبب بنتا ہے، لہٰذا جب آپ اپنے علم میں متبحر اور محقق ہونا چاہیں تو پھر حصولِ علم کے ساتھ عملی صورت حال کو بھی بہتر بنائیں، فرائض کے علاوہ نوافل کا بھی اہتمام کریں، تہجد پر باقاعدگی اختیار کریں اور مسنون ادعیہ و

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

صبح وشام کے اذکار کو اپنا معمول بنائیں، کیونکہ اگر انسان حاصل کیے جانے والے علم پر ساتھ ساتھ عمل بھی کرتا رہتا ہے تو حصولِ اجر ومغفرت کے علاوہ وہ علم بھی اس کے ذہن میں راسخ ہو جاتا ہے لیکن اگر عمل میں کوتاہی کرتا رہے تو جہاں وہ اس کے لیے باعثِ وبال بن جائے گا وہاں وہ علم تادیر اسے یاد بھی نہیں رہ پاتا بلکہ بہت جلد اسے بھول جاتا ہے۔

⑤ نا اُمیدی اور احساسِ کمتری کا شکار نہ ہوں:

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو ہمیشہ ذہن میں رکھیں:

﴿وَ اللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْۢ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا وَّ جَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَ الْاَبْصَارَ وَ الْاَفْـِٕدَةَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ﴾ [النحل: 78]

''اللہ تعالیٰ نے تم سب کو تمھاری ماؤں کے پیٹوں سے (ایک سا ہی) نکالا ہے، تم کچھ بھی علم نہیں رکھتے تھے اور اس نے تمھیں سماعت و بصارت اور (سوچنے سمجھنے کے لیے) دل عطا کیے تا کہ تم شکر ادا کر سکو۔''

اس آیت میں تمام لوگ یعنی انبیاء ورسل علیہم السلام، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین واسلاف رحمہم اللہ اور ہم سب شامل ہیں۔ تمام لوگوں کا اوّلاً یکساں مقام ہوتا ہے اور انسان ہونے کے ناتے سب ایک ہی جیسے ہوتے ہیں۔ پھر جسے اللہ تعالیٰ اپنا محبوب و مقرب ٹھہرایا اور اپنے لیے چن لیا تو اسے انبیاء و رسول علیہم السلام کی صف میں شامل فرمایا، پھر جو کسی نبی ورسول کا رفیق بن گیا تو اس کا نام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی فہرست میں لکھ دیا گیا ان کے بعد جس شخص نے خیر القرون کو پایا اللہ تعالیٰ نے انھیں تابعین، تبع تابعین اور ائمہ واسلاف رحمہم اللہ کا مقام عطا فرمایا۔

اس لیے آج ہمیں بھی مایوسی، نا اُمیدی اور احساس کمتری کا شکار نہیں ہونا چاہیے بلکہ اس بات کو پیش نظر رکھ کر کہ اگر امام بخاری رحمہ اللہ اپنی ماں کے پیٹ سے جنم لینے کے وقت علم

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

حدیث سے قطعاً ناواقف ولاعلم تھے اور پھر شوق ورغبت، محنت وریاضت اور انتہائی جدوجہد کے بدولت انھوں نے أمیر المؤمنین فی الحدیث کا مقام حاصل کرلیا تو وہی شوق و جذبہ اگر ہم اپنے آپ میں پیدا کرلیں تو کیا مانع ہے کہ ہم وہ مقام حاصل نہ کر پائیں؟

اگر آپ کا حافظہ کمزور ہو، فہم میں ضعف ہو، اسباق جلد یاد نہ ہوتے ہوں یا پھر یاد کر کے بھول جانے کا مسئلہ ہو تو قطعاً مایوس و ناامید نہ ہو اور نہ ہی خود کو کمتر سمجھیں کیونکہ یہ تمام عارضی وجوہات ہوتی ہیں کہ جنھیں اخلاصِ نیت اور عزمِ صمیم کے ساتھ محنت کرنے سے ختم کیا جاسکتا ہے۔ چنانچہ کبھی بھی مایوسی کو خود پر سوار مت ہونے دیں بلکہ ڈٹ کر اس کا مقابلہ کریں اور سخت محنت کر کے اپنے آپ سے ان خامیوں کو دُور کریں۔

اسی طرح طلبِ علم کے دوران مایوسی اور نااُمیدی کو بھی اپنے قریب نہیں آنے دینا۔ بہت سے طلبہ جب کئی کئی ماہ یا سالہا سال محنت کرنے کے باوجود علوم وفنون میں مہارت حاصل نہیں کر پاتے تو مایوس و نااُمید ہو جاتے ہیں اور محنت کرنا چھوڑ دیتے ہیں حالانکہ جب کوئی طالب علم خلوصِ نیت اور شوق ومحنت سے متصف ہو تو اسے قطعاً نااُمید نہیں ہونا چاہیے کیونکہ محنتی شخص کبھی ناکام نہیں ہوتا بلکہ کبھی نہ کبھی کامیابی اس کے قدم ضرور چومتی ہے۔ ایسے طلبہ کی حوصلہ افزائی کے لیے میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا قول ذکر کرتا ہوں وہ اپنے بارے میں فرماتے ہیں:

"مَكَثْتُ فِي كِتَابِ الْحَيضِ تِسْعَ سِنِينَ حَتّٰى فَهِمْتُهُ"

"میں نے کتاب الحیض میں نو سال صرف کیے، حتیٰ کہ میں نے اسے خوب سمجھ لیا۔"

طبقات الحنابلة: 1/ 268

⑥ مدارس وشیوخ سے استفادہ:

زمانۂ اسلاف کی نسبت آج ہمیں یہ سہولت بہ آسانی حاصل ہے کہ ہر شہر میں علمی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مراکز قائم کر دیے گئے ہیں، جس کی وجہ سے ہمیں دور دور کی سفری مشکلات نہیں اٹھانا پڑتیں اور پھر ان مدارس و جامعات میں کبار شیوخ و اساتذہ کا وجود بھی ایک بہت بڑی نعمت ہے۔

لہٰذا ہمیں ان مدارس کو غنیمت سمجھتے ہوئے اپنی علمی پیاس بجھانے کے لیے ان کی طرف رجوع کرنا چاہیے اور اگر اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لیے دیگر شہروں میں جانا پڑے تو حصولِ علم کے متلاشی کو اس سے بھی گریز نہیں کرنا چاہیے کیونکہ یہ مدارس و جامعات ایسے علمی مراکز ہیں جو انسان کو ضلالت و جہالت کے گھٹا ٹوپ اندھیروں سے نکال کر انوارِ علمی سے منور کرتے ہیں اور ان کی طرف رختِ سفر باندھنا بھی باعثِ حصولِ جنت ہے جیسا کہ نبی کریم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَطْلُبُ فِيهِ عِلْمًا سَلَكَ اللّٰهُ بِهِ طَرِيقًا مِنْ طُرُقِ الْجَنَّةِ))

''جو شخص حصولِ علم کے لیے کسی راستے پر گامزن ہو اللہ تعالیٰ اسے جنت کے راستے پر چلا دیتا ہے۔''

[صحيح] سنن أبي داود: 3641 - سنن الترمذي: 2682 - سنن ابن ماجه: 223 - صحيح الجامع: 6297

معلوم ہوا کہ علم کی منزل پانے کے لیے سفر کرنا گویا جنت کے حصول کے لیے سفر کرنا ہے۔ اسی طرح علماء و شیوخ کا وجود بھی اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے اور اس نعمت کی قدر کرنا چاہیے، ان کے علم سے استفادہ کرنا چاہیے اور ان کے علمی تجربات اور اخلاقیات سے زیادہ سے زیادہ سیکھنے کا ذوق و شوق رکھنا چاہیے کیونکہ علم کی بقاء انھی کے وجود سے ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

((إِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ العِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ العِبَادِ، وَلٰكِنْ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

يَـقْبِضُ العِلْمَ بِقَبْضِ العُلَمَاءِ ، حَتّٰى إِذَا لَمْ يَبْقِ عَالِمًا اتَّخَذَ الـنَّـاسُ رُءُ وسًا جُهَّالًا ، فَسُئِلُوا فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ ، فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا))

''اللہ تعالیٰ علم کو اس طرح ختم نہیں کرے گا کہ وہ لوگوں کے دلوں سے ہی علم محو کر دے بلکہ وہ علماء کے ختم (فوت) ہو جانے سے علم کو ختم کرے گا، حتی کہ جب کوئی عالم باقی (زندہ) نہ رہے گا تو لوگ جاہلوں کو امیر بنانے لگیں گے، جب ان (جاہلوں) سے (احکام ومسائل کے متعلق) سوال کیے جائیں گے تو وہ بغیر علم کے ہی (لوگوں کو) فتوے دیا کریں گے، وہ خود تو گمراہ ہوں گے ہی لیکن لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔''

صحيح البخاری: 100 - صحيح مسلم: 2673

اس لیے ایسے علماء کی رحلت سے پہلے ان کی حیات و بقاء کو غنیمت سمجھنا چاہیے اور ان سے علوم وفنون میں استفادہ کرنا چاہیے کیونکہ علم کا وجود ان کی بقاء اور علم کا قبض ہونا ان کی وفات سے منسلک ہے۔

⑦ علمی مجالس میں شرکت:

علمی مجالس میں شرکت کرنے سے احاطۂ علم میں بہت اضافہ ہوتا ہے، لہٰذا ایسی مجالس جن میں علمی موضوعات زیر بحث ہوں ان میں حاضر ہونے کا اہتمام کرنا چاہیے۔ اسی طرح اختلافی مسائل پر ہونے والے مباحثہ ومناظرہ میں بھی شرکت کرنی چاہیے اس سے فریقین کے دلائل کا علم حاصل ہوتا ہے اور پھر ان دلائل کے پیش نظر صحیح اور راجح مؤقف معلوم ہوتا ہے۔

طرفین سے پیش ہونے والی احادیث وآثار، ان کی صحت وضعف، وجوہ ترجیح وتعلیل اور ان کی ماخذ کتب کا علم حاصل ہوتا ہے۔ اس لیے ایسے کثیر علمی فوائد کے حصول کے لیے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ایسی علمی مجالس میں شرکت کا اہتمام کرنا چاہیے۔

⑧ محنت اور کوشش:

صرف ذوق وشوق رکھنا یا مسلسل حاضر رہنا حصولِ علم کے لیے کافی نہیں ہے بلکہ اس کے لیے انتہائی محنت اور جدوجہد کرنا بھی ضروری ہے کیونکہ کسی بھی مقصد کو حاصل کرنے کے لیے اس کے لیے محنت وکوشش کرنا ضروری ہے تبھی وہ حاصل ہو پاتا ہے جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى﴾ [النجم: 39]

''انسان کو صرف وہی کچھ ملتا ہے جس کے لیے وہ کوشش کرتا ہے۔''

یعنی اگر کسی کام کے لیے محنت وکوشش سے کام نہ لیا جائے تو قطعاً اس میں کامیابی حاصل نہیں کی جاسکتی جس کام کے لیے جدوجہد کی جائے تو انسان اسے ضرور حاصل کر لیتا ہے۔

⑨ مکمل انہماک اور دلچسپی:

جب علم پڑھنے کا وقت شروع ہو جائے تو دیگر تمام کاموں کو چھوڑ کر کلاس میں حاضر ہونا چاہیے اور پھر اسباق پڑھتے ہوئے ادھر ادھر دیکھنا، کسی اور کام میں مشغول رہنا یا ذہن کو خیالوں اور سوچوں میں محو رکھنا بھی آدابِ تعلیم کے خلاف ہے بلکہ جب استاذ سبق پڑھا رہے ہوں تو کاموں اور خیالوں سے قطع تعلق ہو کر مکمل انہماک سے سبق سنا جائے اور اسی میں اپنی دلچسپی رکھی جائے اس سے سبق صحیح طور سمجھ بھی آتا ہے اور فی الفور یاد بھی ہو جاتا ہے۔

امام شعبی رحمہ اللہ سے کسی نے پوچھا کہ آپ نے کیسے علم حاصل کیا؟ تو انھوں نے جواب دیا:

بِنَفْيِ الْاِعْتِمَادِ، وَالسَّيرِ فِي الْبِلَادِ، وَصَبْرٍ كَصَبْرِ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

الْحِمَارِ، وَبُكُورٌ كَبُكُورِ الْغُرَابِ.

''خود پر اعتماد نہ کرنے ،مختلف شہروں کا سفر کرنے ، گدھے کے صبر کی مثل صبر کرنے اور کوے کی طرح صبح سویرے جاگنے سے۔''

اور امام ذہبی رحمہ اللہ ذکر کرتے ہیں کہ جب عبدالرحمٰن بن مہدی رحمہ اللہ حدیث کا سبق پڑھا رہے ہوتے تو ان کے تلامذہ ایسے بیٹھے ہوتے کہ جیسے ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں یا جیسے وہ نماز میں مشغول ہوں۔

تذكرة الحفاظ: 1/ 331

اس لیے کہ ایسی مجلس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے سکینت نازل ہوتی ہے اور رحمت ان پر سایہ فگن رہتی ہے۔

⑩ عجز وانکساری اختیار کی جائے

تمام معاملات میں خود کو دیگر ساتھیوں سے کم تر وادنیٰ ہی سمجھنا چاہیے، کسی پر ذاتی یا علمی برتری نہیں جتلاتے رہنا چاہیے کیونکہ اگر کوئی طالب علم خود ہی کو صاحبِ علم اور دوسروں کو علم سے بے بہرہ سمجھتا رہے تو اسے اپنی ذات اور علم میں پائی جانے والی کوتاہیاں اور نقائص کا کبھی علم نہیں ہو سکے گا جس کے باعث وہ نقائص دور نہیں کر پاتا اور اسی طرح تا حیات حصولِ علم کے باوجود جہالت اس سے زائل نہیں ہو پاتی۔

لہٰذا ہر طالب علم کے لیے ضروری ہے کہ وہ عمل تعلیم میں عاجزی وانکساری سے متصف ہو اور کبر و بڑائی اس پر اثر انداز نہ ہونے پائے۔ چنانچہ اپنے ہم مکتب ساتھیوں سے پڑھنے اور سیکھنے میں عار محسوس نہیں کرنی چاہیے کیونکہ اس معاملہ میں عار محسوس کرنے کی نسبت اس وقت کی ندامت وشرمندگی کہیں زیادہ ہوتی ہے جب سندِ فضیلت ہونے کے باوجود مسائل کے علم سے عاری ہو لہٰذا ہمیشہ خود کو علم کا طالب ہی سمجھنا چاہیے۔ مطلوب نہیں کیونکہ جب آدمی خود کو تمام علوم وفنون کا ماہر سمجھنے لگتا ہے اور کسی غیر کو اپنے مقابل کم علم خیال

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کرنے لگتا ہے تو درحقیقت اس کی جہالت اس وقت عروج پر پہنچی ہوتی ہے کیونکہ علم تو ایسا سمندر ہے کہ اس کا کوئی کنارہ ہی نہیں ہے تو پھر اس پر مکمل عبور کا دعویٰ کیسے کیا جا سکتا ہے۔

امام مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"لَا يَتَعَلَّمُ الْعِلْمَ مُسْتَحْيٍ وَ لَا مُسْتَكْبِرٌ"

''شرمانے والا اور تکبر کرنے والا علم حاصل نہیں کر سکتا۔''

فتح الباری: 1/ 27

خطبہ رائٹر	خطبہ حاصل کرنے کے لیے	تاثرات اور مشورہ کے لیے
حافظ فیض اللہ ناصر	03034125519	حافظ شفیق الرحمٰن زاہد (مدیر)
03214697056	03014843312	03015989211
	03424449009	

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com